REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ نبوت ۱۳۳۵ ہش ۲۱ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

"نوائے پاکستان" لاہور کی ایک اور صریحاً کذب و افترا پر مبنی خبر کی تردید

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ہرگز خود راحت ملک سے ملنے نہیں گئے۔ اور نہ انہوں نے "صلح" کی کوئی پیشکش کی

اخبار "نوائے پاکستان" لاہور نے "مرزا محمود احمد کی طرف سے صلح کی پیشکش" کے عنوان سے ایک اور سراسر کذب و افترا پر مبنی خبر شائع کی ہے۔ اس نے لکھا ہے۔

"مرزا محمود ... نے اپنے مخالف گروپ کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا محمود کے پوتے مرزا انس احمد نے حقیقت پسند پارٹی کے سکرٹری راحت ملک سے ایک اہم ملاقات کر کے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔" (نوائے پاکستان ۱۸ نومبر ۱۹۵۶ء)

یہ خبر سرتاپا جھوٹ اور افترا پر مبنی ہے۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ہمارے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ ہرگز اپنے طور پر راحت ملک سے نہیں ملے۔ اور نہ ہی انہوں نے "صلح" کی کوئی پیشکش کی ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے اصل حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بیان کیا کہ مجھے لاہور میں ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب مرزا نے چینیز ہوٹل مال روڈ میں دعوت دی تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف مری میں میرے واقف بنے تھے۔ اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ مری میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی ملاقات کر چکے ہیں (ہم نے دفتر پرائیویٹ سکرٹری کا ریکارڈ دیکھا ہے مری میں کوئی ڈاکٹر اعجاز حسین مرزا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے۔ البتہ ڈاکٹر منظور حسین مرزا ہومیو پیتھک ڈاکٹر جو وہاں کی شیعہ انجمن کے ممبر ہیں حضور کو ملے تھے۔ اور ان کو طبی مشورہ کے لئے خود بلایا گیا تھا (ادارہ)

مرزا انس احمد صاحب نے بتایا کہ دعوت کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے مجھے کہا کہ آج سوا پانچ بجے میرا ایک غیر احمدی دوست مجھے اینٹی قادیانی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لئے آیا تھا۔ لیکن میں نے شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے پوچھا کیا میں اس سے آپ کو ملا دوں؟ میں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ کوئی متعصب غیر احمدی ہے اس سے بات چیت میں کیا ہرج ہے۔ ان سے کہا کہ ملا دیجئے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے اپنے پی۔ اے کو بھیجکر ایک شخص کو بلوایا۔ اور مجھ سے ملوایا۔ اس شخص سے میری گفتگو صرف پانچ منٹ کے قریب رہی۔ صلح کی پیشکش کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مجھے تو گفتگو کے آخر میں خود اس کے بتانے پر یہ علم ہوا کہ یہ راحت ملک ہے۔

مرزا انس احمد صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ وہ کوئی پیغام لے کر ہرگز راحت ملک کے پاس نہیں گئے۔ اور نہ ہی وہ اپنے طور پر اس سے ملنے گئے تھے نوائے پاکستان نے جو بات ان کی طرف منسوب کی ہے وہ سراسر جھوٹ اور افترا پر مبنی ہے۔

۴ ہم ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب مرزا سے ہی دریافت کرتے ہیں کہ کیا انہوں نے خود راحت ملک کو بلوا کر مرزا انس احمد صاحب سے ملوایا تھا یا نہیں؟ ان کے جواب سے اس کی ذہنی کیفیت بھی معلوم ہو جائیگی مگر یہ فرض نوائے پاکستان کا ہے کہ وہ ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب مرزا سے اس مفہوم کا بیان شائع کرائے کہ ان کی تحریک پر مرزا انس احمد صاحب راحت ملک سے نہیں ملے تھے۔ بلکہ خود مرزا انس احمد صاحب نے کہا تھا کہ مجھے راحت ملک سے ملا دو۔ اگر نوائے پاکستان ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب مرزا کا ایسا بیان شائع نہ کر سکا تو اس کا جھوٹا ہونا خود ثابت ہو جائے گا۔

شام میں مارشل لاء کا نفاذ۔ فوج نے ملک پر مکمل قبضہ کر لیا

ذرائع مواصلات پر فوجی قبضہ کی وجہ سے شام تمام دنیا سے منقطع ہو گیا

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ شام کے طول و عرض میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اور فوج نے ملک پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل تیسرے پہر مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کیا گیا۔ اعلان کے ساتھ ہی فوج نے ملک کے تمام ذرائع مواصلات پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت شام قریباً تمام دنیا سے کٹ چکا ہے۔ اور کوئی اطلاع براہ راست وہاں سے نہیں آ رہی۔

امریکہ بھی معاہدۂ بغداد میں شامل ہو جائیگا؟

بغداد ۱۹ نومبر۔ عراقی وزیر خارجہ مسٹر برہان الدین بھاشیانی نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ امریکہ بھی معاہدہ بغداد میں شامل ہو جائے گا۔

برطانیہ سے کثیر تعداد میں فوجی سامان عراق پہنچ رہا ہے

بغداد ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ سے کثیر تعداد میں فوجی سامان عراق پہنچ رہا ہے جس میں بمبار طیارے اور ٹینک بھی شامل ہیں۔ لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق عراق پہنچنے کے لئے مزید فوجی سامان بھی جہازوں پر لادا جا رہا ہے۔ اور اسے جلد سے جلد عراق پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۶ء

اُردو زبان کی اہمیّت

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو جی نے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اردو زبان کے بارہ میں فرمایا ہے کہ

"اردو کوئی پاکستانی زبان نہیں۔ اسے جگہ ہندوستان کے دستور میں دی گئی ہے۔ اس کی ہمت افزائی پوری طرح ہونا چاہیئے۔ وہ صحیح اور قطعی طور پر ہندوستان کی زبان ہے۔ ہندوستان سے زیادہ اردو پر دعویٰ کسی کا نہیں۔ دہلی میں اردو اخبارات کی بڑی اشاعت ہے۔ یہاں تک کہ مہا سبھائی اخبارات بھی اردو میں ہیں۔..... ہندی اور اردو بنیادی طور پر ایک ہیں۔ صرف رسم الخط اور الفاظ میں فرق پیدا ہو گیا ہے۔ اردو زبان میں بڑی زندگی ہے۔ اس کا رسم الخط تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ شمالی افریقہ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور مغربی ایشیا میں بھی۔ اسی طرح سے اردو بیرونی دنیا سے بھی تعلقات کا ایک ذریعہ ہے۔"

اردو زبان کے بارہ میں پنڈت جی نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ سو فی صدی صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگرچہ پاکستان میں اردو زبان کو قومی زبان سمجھا جاتا ہے۔ اور زور دیا جاتا ہے۔ کہ اس کو واحد سرکاری زبان بنایا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ تمام علاقے جہاں اردو زبان بطور مادری زبان کے بولی جاتی ہے۔ آزادی کے بعد بھارت میں رہ گئے ہیں۔ اور چونکہ اسلامی لٹریچر اکثر اردو زبان میں ہے۔ اور آزادی سے پہلے بھی خاصکر پنجاب سرحدی صوبہ اور سندھ میں اردو زبان مقامی زبانوں میں سے علمی زبان سمجھی جاتی رہی ہے۔ اور انگریزی کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں اور عدالتوں میں اس کو خاص مقام حاصل رہا ہے۔ اور نہ صرف تقریباً تمام اخبارات خواہ وہ ہندو نکالتے رہے ہیں یا مسلمان اردو میں چلے آتے ہیں۔ بلکہ اکثر خاندانوں نے اپنے گھروں میں بھی اردو کو رائج کر لیا ہے۔ اس لئے پاکستانیوں نے اس کو سرکاری زبان بنانا مناسب سمجھا ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کی مختلف بولیوں میں سے صرف اردو ہی ایسی بولی ہے۔ جو تمام پاکستان میں سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ اور پھر اس میں علمی ذخیرہ بھی سب بولیوں سے بہت زیادہ ہے۔

یہی حال بھارت کا بھی ہے۔ بلکہ جیسا کہ پنڈت نہرو جی نے کہا ہے۔ بھارت کا اردو پر پاکستان سے بھی زیادہ حق ہے۔ بھارت کے طول و عرض میں بھی واحد زبان جو سمجھی اور بولی جا سکتی ہے۔ وہ اردو ہی ہے۔ اور ہندی اور اردو میں جیسا کہ پنڈت جی نے کہا ہے۔ کہ وہ بنیادی طور پر ایک ہیں۔ صرف رسم الخط کا فرق ہے۔ ورنہ سلیس ہندی اور سلیس اردو میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کم از کم بولنے میں تو بہت کم فرق نظر آئے گا۔ البتہ بعض ہندی لکھنے والے تکلف سے سنسکرت کے غیر مانوس الفاظ اور اردو لکھنے والے فارسی عربی کے مغلق الفاظ ضرور داخل کر لیتے ہیں۔ خاصکر مذہبی تحریروں میں ہندی والے سنسکرت کے اور اردو والے فارسی اور عربی کے الفاظ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات قدرتی ہے۔ کیونکہ مذہبی اصطلاحات اپنی اپنی زبان میں جو معنی اختیار کر لیتی ہیں۔ ان کا دوسری زبان میں عین مترادف ملنا مشکل ہوتا ہے۔ اور دیکھا جائے۔ تو یہ بات اردو اور ہندی دونوں میں یکسانی اور وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک بڑا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور آخر کار اردو اور ہندی کا ذرا سا فرق بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے یہ بات بھی نہایت دانشمندانہ فرمائی ہے۔ کہ جہاں تک اردو کے رسم الخط کا تعلق ہے۔ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رسم الخط ان علاقوں سے تعلقات کا ایک ذریعہ ہے۔ سیاسی اور بین الاقوامی لحاظ سے یہ چیز بھارت اور پاکستان دونوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کوئی ایشیائی رسم الخط خواہ کتنا بھی اچھا ہو۔ یہ خصوصیت نہیں رکھتا۔ خود بھارت میں ناگری کے علاوہ کئی رسم الخط رائج ہیں۔ اور خود ناگری رسم الخط بھارت کے خاص علاقوں تک ہی محدود ہے۔ چہ جائیکہ ایشیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اس کو کوئی جانتا ہو۔ یہی حال چینی اور جاپانی رسم الخطوں کا ہے۔ اس لئے پنڈت نہرو نے اس طرف توجہ دلا کر مغربی ایشیائی اور شمالی افریقی ممالک کے خوشگوار تعلقات کے امکانات کی طرف ایک نہایت ضروری اشارہ فرمایا ہے۔ اور دنیا کے موجودہ حالات میں جبکہ ایشیائی ممالک مغربی جابر اقوام کی نوآبادیاتی زنجیروں سے خلاصی حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اردو زبان کی اس خصوصیت سے بڑا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اردو زبان کا نہ صرف رسم الخط ہی اس کے لئے کام آ سکتا ہے۔ بلکہ خود اردو زبان بھی ان ممالک کے تعلقات پیوست کرنے کے لئے بڑا مفید کام سرانجام دے سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ اردو زبان کو نہ صرف ان ممالک میں بلکہ مغربی اور امریکی ممالک میں بھی عام کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ اور احمدیہ مشنوں کے ذریعہ سینکڑوں غیر ملکی لوگ اردو زبان سے واقف ہو چکے ہیں۔ اس طرح یہ زبان انگریزی کی طرح بڑی حد تک بین الاقوامی صورت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور شاید مستقبل قریب میں خاص مغربی ایشیائی اور شمالی افریقی ممالک میں اردو زبان باہمی افہام تفہیم کا ذریعہ بن جائے۔ اس طرح ہندی زبان کو بھی دنیا سے روشناسی کا بڑا موقع مل سکتا ہے۔ کیونکہ دونوں کی بنیادی ساخت ایک ہے۔ جو خالص ہندوستانی ہے۔ اس لحاظ سے تو مسلمانوں سے بھی زیادہ بھارت کے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ اس زبان کو زیادہ سے زیادہ ترقی دیں۔

کس کی اطاعت

غلام رسول چک ۳۵ ے کے نام پر "نوائے پاکستان" کی اشاعت ۱۸/۱۱/۵۶ میں عام مسلمانوں اور احمدی مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے ایک نوٹ "قادیانیوں کی چیرہ دستیاں" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس کا کچھ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"قادیانی احباب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اپنی نجات مرزا بشیر الدین محمود احمد کی اطاعت اور فرمانبرداری میں سمجھتے ہیں۔ الفضل ۱۳ر نومبر ۵۶ء میں ملک عطاء الرحمن صاحب راحت کی والدہ محترمہ اپنے اخلاص نامہ میں اپنی عقیدت کے پھول مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کرتی ہیں۔

"حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھتی ہوں"

اب میں قادیانی احباب کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ قرآن مجید یہ کہتا ہے۔ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی خدا کی رضامندی اور خوشنودی کا ذریعہ صرف یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی جائے۔"

اس نوٹ میں فریب کاری سے یہ دکھانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ احمدی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کرتے ہیں۔ گویا وہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مقابلہ میں ایسا کرتے ہیں۔ ہم شروع ہی میں کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ بات "کذب و افتراء" پر مبنی ہے۔ اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدی اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ خود حضرت اقدس بھی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتے اور تمام دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے دن رات مصروف رہتے ہیں۔

راحت ملک کی والدہ مکرمہ کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالنا جو نوٹ نگار نے نکالا ہے۔ دیانت سے سراسر بعید ہے۔ محترمہ مذکور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس لئے ذریعہ نجات سمجھتی ہیں۔ کہ حضور نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنا سکھایا ہے۔ کیا راحت ملک کی والدہ خدا تعالیٰ کی نہیں بلکہ مرزا محمود کی نماز پڑھتی ہے۔ یا کیا وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے سوا کوئی اور کلمہ پڑھتی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے مرزا محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کی نعوذ باللہ خدائی کا اقرار کیا گیا ہے۔

یہ کتنا دھوکا ہے۔ جو یہ لوگ دنیا کو دینا چاہتے ہیں۔ مگر انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دنیا ان کے فریب میں نہیں آ سکتی۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ راحت ملک کے لئے راحت ملک کی والدہ مکرمہ کے پاؤں کے تلے جنت ہے۔ تو کیا اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ اور رسولؐ کے مقابلہ میں کھڑی کی گئی ہیں۔ یا صرف یہ ہوں گے۔ کہ اپنی والدہ کی اطاعت راحت ملک کے لئے اس لئے ذریعہ نجات ہے۔ کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی طرف بلاتی ہے۔ اور اس زندہ انسان کی اطاعت کی طرف بلاتی ہے۔ جو اسے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی طرف بلاتا ہے۔ فتدبروا

حافظ محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر ایک نظر

تبدیلی عقیدہ کا سراسر غلط الزام

— از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس —

—— قسط چہارم ——

—— سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۶ء ——

چیمہ صاحب نے اپنے مضمون میں "میاں صاحب کی تبدیلی عقیدہ" کی سرخی کے ماتحت یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فسادات پنجاب کے بعد حالات سے مجبور ہو کر تحقیقاتی عدالت کے روبرو اپنے عقیدہ میں تبدیلی کا اعلان کیا اور کہا کہ

"ہم کسی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتے اور مسلمان ہونے کے لئے حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے"

واقعہ یہ ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کبھی یہ نہیں لکھا کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کی وجہ سے قومی لحاظ سے مسلمان نہیں رہیں گے۔ بلکہ آپ نے خود کفر و اسلام کی یہ تشریح فرمائی ہے۔

"ہم میں اور ان (غیر احمدیوں) میں تو کفر کی تعریف میں اختلاف بھی بہت پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ کفر کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ "اسلام کا انکار" حالانکہ ہم یہ معنے نہیں کرتے۔ اور نہ کفر کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کے نام سے پکارے جانے کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن جب وہ اس مقام سے بھی نیچے گر جاتا ہے تو گو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے مگر کامل مسلم اسے نہیں سمجھا جا سکتا یہ تعریف ہے جو ہم کفر و اسلام کی کرتے ہیں۔ اور پھر اس تعریف کی بناء پر ہم کبھی نہیں کہتے کہ ہر کافر دائمی جہنمی ہوتا ہے"

یہ تشریح ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد کی نہیں۔ اور نہ تحقیقاتی عدالت کے روبرو پہلی مرتبہ کی گئی تھی بلکہ یہ تشریح ۱۹۳۵ء کی ہے جو الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء میں شائع شدہ موجود ہے۔

پس جہاں کہیں آپ کی تحریرات میں یہ آیا ہے کہ غیر احمدی مسلمان نہیں تو اس سے کامل اور حقیقی مسلمان ہونے کی نفی مراد ہے۔ نہ یہ کہ وہ قومی لحاظ سے بھی مسلمان نہیں۔ اور یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ

"ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے وہ مسلمان نہیں ہے"

حالانکہ آپ نے ہمیشہ مسلمانوں کو قومی لحاظ سے مسلمان سمجھا اور مسلمان کے نام سے ہی انہیں پکارا اور حقیقۃ الوحی صـ۱۰۷ میں آپ کے الہام

"مسلماں را مسلماں باز کردند"

میں عام مسلمانوں کو مسلمان کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن ایسے مسلمان کہ جنہیں پھر مسلمان بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح آپ کا الہام ہے۔

"انی معک یا ابن رسول اللہ۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد" (تذکرہ صـ۵۲۷)

اس میں عام مسلمانوں کو مسلمان کہا گیا ہے۔ اس لئے جہاں کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ آپ کے منکر مسلمان نہیں اس سے مراد حقیقی مسلمان ہونے کی نفی ہے۔

چونکہ غیر مبایعین اس وقت خاص طور پر یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد ہم نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس جگہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان سے (جو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو دیا) ان مسائل کے متعلق عدالت کے سوالات اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جوابات درج کر دوں اور وہ یہ ہیں۔

سوال۔ کیا مرزا صاحب اصطلاحی معنوں میں نبی تھے۔

جواب۔ میں نبی کی اصطلاحی تعریف نہیں جانتا میں اس شخص کو نبی سمجھتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی کہا ہے۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نبی کہا ہے

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا ۱۸۹۹ء سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب نے بار بار نہیں کہا تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اور یہ کہ ان کی وحی وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت ہے۔

جواب۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں لکھا تھا۔ کہ اس وقت تک ان کا یہ خیال تھا کہ ایک شخص صرف اس صورت میں ہی نبی ہو سکتا ہے کہ وہ نئی شریعت لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ انہیں بتلایا کہ نبی ہونے کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں ہے۔ اور یہ کہ ایک شخص نئی شریعت کے لانے کے بغیر بھی نبی ہو سکتا ہے۔

سوال۔ کیا مسیح یا مہدی کو نبی کا مرتبہ حاصل ہو گا۔

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح و مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا۔

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا مسیح و مہدی کے ظہور پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے۔

جواب۔ جی ہاں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ دعوےٰ درست ہے تو اسے ماننا اس پر فرض ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کافر کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ کافر اور مومن اور مسلم نسبتی الفاظ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہیں ان کا کوئی جداگانہ معین مفہوم نہیں قرآن کریم میں کافر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اور طاغوت کے تعلق میں بھی۔ اسی طرح مومن کا لفظ طاغوت کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے۔

سوال۔ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کے دعاوی پر واجبی غور کرنے کے بعد دیانتداری سے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ کا دعوےٰ غلط تھا تو کیا پھر بھی وہ مسلمان رہے گا۔

جواب۔ جی ہاں عام اصطلاح میں وہ پھر بھی مسلمان سمجھا جائے گا۔

سوال۔ کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر نہیں

جواب۔ ہاں یہ کفر ہے لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا انکار پہلی قسم کا کفر ہے۔ دوسری قسم کا کفر کم درجے کی بدعقیدگیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال (از وکیل جماعت اسلامی) کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو آپ نے آئینہ صداقت کے پہلے باب میں صـ۳۵ پر ظاہر کیا تھا۔ یعنے یہ کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت نہیں کی خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج۔

جواب۔ یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں "کافر" کا لفظ استعمال کرتا ہوں۔ تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں۔ جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔ یعنے وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب مفردات راغب کے صـ۲۴۰ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک دون الایمان اور ایک فوق الایمان۔ دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے۔ جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں۔ کہ وہ معمولی ایمان سے بلند ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے۔ جو فوق الایمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔

اسی طرح تحقیقاتی کمیشن نے سات سوالات کئے تھے۔ جن کے جوابات صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے عدالت میں داخل کئے گئے تھے۔ ان میں سے سوال نمبر ۲ یہ تھا۔

سوال۔ کیا ایسے لوگ (یعنے جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی یعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے) کافر ہیں؟

جواب۔ کافر کے معنے عربی زبان میں نہ ماننے والے کے ہیں۔ پس جو شخص کسی چیز کو نہیں مانتا۔ اس کے لئے عربی زبان میں "کافر" کا لفظ ہی استعمال ہو گا۔ پس ایسے شخص کو جب تک وہ یہ کہتا ہے کہ میں فلاں چیز کو نہیں مانتا۔ اس کو اس چیز کا کافر ہی سمجھا جائے گا۔

پھر تحقیقاتی عدالت کے دس سوالوں یا نکات کا جو جواب ہماری طرف سے عدالت میں داخل کیا گیا اس کے تیسرے سوال کا کہ کیا مسیح اور مہدی کا درجہ نبی کا ہو گا۔ یہ جواب دیا گیا ہے کہ

"مسیح موعود کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ نبی اللہ ہوں گے"

ان سوالات اور جوابات کو پڑھ کر ہر احمدی بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ چیمہ صاحب اور دوسرے غیر مبائعین کے اس قول میں کہ فسادات پنجاب کے بعد ہم نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا۔ شمہ بھر صداقت نہیں ہے۔ یہ ایک صریح دھوکہ ہے۔ جو لوگوں کو دیا جا رہا ہے۔ چیمہ صاحب کا یہ فرض تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عدالتی بیان سے اس اعلان کی عبارت نقل کرتے۔ جس میں تبدیلیٔ عقیدہ کا ذکر ہے۔

اہالیان ربوہ اور مسئلہ نبوت

چیمہ صاحب نے اہالیان ربوہ کے متعلق لکھا ہے، کہ

"ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ انہیں نہ صرف مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف بھی خیال کرتے ہیں۔ وہ احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود سے انہیں بڑی محبت ہے"

لیکن عجیب بات ہے۔ کہ چیمہ صاحب کے نزدیک اہالیان ربوہ کے مطاع اور واجب الاطاعت خلیفہ نعوذ باللہ گمراہ ہیں۔ اور وہ ان کی خلافت کا کھلا کھلا خاتمہ چاہتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ اولاد کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی بشارتوں سے پیدا ہوئی۔ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اصلی تعلیمات سے محروم ہو چکی ہے۔ اور آپ کی روحانی اولاد سے کٹ چکی ہے۔

قارئین کرام سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی بات یا تو پرلے درجے کا بیوقوف یا حد درجہ کا چالاک اور ہوشیار شخص کر سکتا ہے۔ لیکن مومن ایسی شاطرانہ اور منافقانہ چالوں میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے چیمہ صاحب کو جماعت ربوہ کا یہی جواب ہے۔ کہ جب آپ ہمارے مطاع اور واجب الاطاعت امام کو باطل پر سمجھتے ہیں۔ تو آپ ہمیں حق پر کیسے خیال کر سکتے ہیں۔ یہ وہی پرانی چال ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بھی ایک دھوکہ دینے والے نے چلی تھی۔

چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ "ہم اب بھی اور جب بھی یہی سمجھتے رہے ہیں۔ کہ اہل ربوہ ..... حضرت مرزا صاحب کی طرف جن دعاوی کو منسوب کرتے ہیں۔ نام کے لحاظ سے اس کو کچھ کہیں۔ مگر حقیقت میں وہ حضور کا مقام محدثیت ہی کی سطح پر رکھتے ہیں۔ حضور کا بڑے سے بڑا دعویٰ اور اہل ربوہ کی بڑی سے بڑی عقیدت مندی صرف کثرت مکالمہ و مکاشفہ الٰہیہ کے مقام تک محدود ہے۔ اور وہ صرف مقام محدثیت ہے۔ جسے وہ نبی کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر حقیقی نبوت کی کوئی صفت ان کی ذات میں بیان نہیں کرتے"

اس میں شک نہیں۔ کہ حقیقی نبوت جس کے متعلق چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ سے براہِ راست ملتی ہے۔ اور اس سے کتاب ملتی ہے۔ اور یہ کہ نبی ایک امت بناتا ہے۔ اور نیا کلمہ جاری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن چیمہ صاحب کا یہ کہنا کہ اہل ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس قسم کا نبی یقین کرتے ہیں۔ اس سے مراد صرف محدث ہے۔ جیسا کہ چیمہ صاحب اور ان کے رفقاء کا عقیدہ ہے۔ تو یہ غلط ہے۔ اگر ان کا عقیدہ اہل ربوہ کا سا ہوتا۔ تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم اپنے رسالہ "القول الفصل کی ایک غلطی کا اظہار" میں کیوں لکھتے۔

"اصل جڑ سارے اختلاف کی حضرت مسیح موعودؑ کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ جس قدر مسائل اختلافی ہم دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں"۔

برخلاف اس کے چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ در حقیقت اہل ربوہ اور ان کے درمیان مسئلہ نبوت میں کوئی اختلاف ہی نہیں۔ حالانکہ محدث اسے کہتے ہیں۔ جس سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو۔ لیکن نبی کے مفہوم میں امور غیبیہ پر بکثرت اطلاع پانا داخل ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ایک غلطی کے ازالہ" میں فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنے اظہار غیب ہے۔"

اور چیمہ صاحب کا لازماً یہ عقیدہ بھی ہوگا جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ان معنوں میں نبی اور رسول تھے۔ جن معنوں میں اس امت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں"۔ (ٹریکٹ میرے عقائد صـ۲)

"اس امت میں جس قسم کی نبوت ہو سکتی ہے۔ وہ حضرت علی رضؓ کو ضرور ملی ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام صـ۱۱۵)

لیکن اہالیان ربوہ کا عقیدہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے یہ ہے۔ کہ

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صـ۳۹۱)

اور فرماتے ہیں:۔ "اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی"۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۲۸)

پس چیمہ صاحب جماعت ربوہ کو یہ دھوکا نہیں دے سکتے۔ کہ ان کا عقیدہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وہی ہے۔ جو منکرین خلافت کا ہے۔

کیا یہ تبدیلیٔ عقیدہ تھی یا نہیں؟

چیمہ صاحب اگر اس موضوع پر کچھ اور لکھنا چاہیں۔ تو پہلے اس سوال کا جواب دیں۔ کہ آیا مندرجہ ذیل تحریروں سے جو مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی اختلاف سے پہلے اور بعد کی ہیں۔ تبدیلیٔ عقیدہ ثابت ہوتی ہے یا نہیں

(۱) اختلاف سے پہلے لکھتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ سے مل سکتی ہو"۔ (ریویو جلد ۵ صـ۲۴۳)

اختلاف کے بعد لکھتے ہیں

"نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا...... ان دونوں حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ (اول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہایت درجہ قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور (دوم) جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے۔ (سوم) نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں"۔ (النبوت فی الاسلام طبع اول صـ۱۱۵)

(۲) اختلاف سے پہلے (الف) خواجہ غلام الثقلین کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں"۔ (ریویو جلد ۵ صـ۱۳۱)

(ب) "آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمدؐ قادیانی کے وجود میں پورا کر دکھایا"۔ ریویو جلد ۳ صـ۶

(ج) "ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں۔ کہ اس نبی آخر الزمان کے دعویٰ کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں"۔

(ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹)

اختلاف کے بعد لکھتے ہیں۔ "جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے"۔ (النبوۃ فی الاسلام صـ۱۱۵ طبع اول)

(۳) اختلاف سے پہلے لکھتے ہیں۔

"دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جانے کے وقت خدا تعالیٰ کمال فضل و رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا.......

(اسی قانون کے مطابق۔ ناقل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تیرہ سو سال بعد اسی زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے۔ جس کا نام نامی حضرت میرزا غلام احمدؐ صاحب ہے۔ ملخصاً"

(ریویو جلد ۶ صـ۱۹۱)

اختلاف کے بعد جیسا کہ اوپر حوالہ درج کیا جا چکا ہے۔ لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام ان معنوں میں نبی اور رسول تھے۔ جن معنوں میں اس امت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں۔ اور اس امت میں جس قسم کی نبوت ہو سکتی ہے۔ وہ حضرت علی رضؓ کو ضرور ملی ہے۔ چیمہ صاحب بتائیں۔ اور دیانتداری سے بتائیں۔ کہ آیا مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ نبوت کے متعلق اپنا عقیدہ تبدیل کیا تھا یا نہیں؟

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

متضاد قول و فعل

چیمہ صاحب اپنی جماعت کے رویہ کو اہل ربوہ کے متعلق دوستانہ مربیانہ قرار دے کر لکھتے ہیں:۔

"مگر یکایک ہمیں نا ملائم الفاظ سے مخاطب کرنا شروع کر دیا گیا ہے..... ہمیں خطبوں میں پیغامی کہہ کر اشتعال دلایا گیا ہے۔"

مکرمی تنویر صاحب نے ایک دفعہ ایڈیٹر پیغام صلح سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگر آپ یہ لفظ اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ تو آپ ہمیں اپنا امتیازی نام بتا دیں۔ جس سے ہم آپ کو پکارا کریں۔ ظاہر ہے کہ لاہوری احمدی ہم نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ لاہور میں ان کی نسبت ہماری جماعت بہت زیادہ ہے۔ صرف احمدی بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ احمدی ہم بھی ہیں۔ دو نام ایسے ہیں۔ جو میرے نزدیک ایک حد تک ہماری جماعت سے ان کو ممتاز کر سکتے ہیں۔ "غیر مبائعین" اور "منکرین خلافت" ان میں سے جس نام کو آپ پسند کر لیں۔ ہم اسی سے آپ کو خطاب کیا کریں گے۔ پیغامی کا لفظ ایسا نہیں جو باعث اشتعال ہو۔ کیونکہ اس سے مراد وہ گروہ ہے۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کا انکار کیا۔ اور خوارج کی طرح ایک علیحدہ مرکز بنا لیا۔ اور اخبار پیغام صلح کو اپنا آرگن قرار دیا۔ اور اس کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کی سالانہ رپورٹ

سیلاب کے موقع پر وسیع پیمانے پر امدادی کام ۔ اعلیٰ احکام سے ملاقاتیں ۔ لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر جو سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ (ادارہ)

گذشتہ سال جب مشرقی پاکستان خطرناک سیلاب کی زد میں آ گیا ۔ اور اس نے وہ تباہی و بربادی کی کہ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم خود محترم امیر صاحب کو بذریعہ تار روپیہ بھجوایا اور فوری کو ریلیف کے متعلق ہدایات دیں خدا کے فضل و کرم سے جماعت کے مخلص کارکنوں نے باوجود ذرائع کے کم ہونے کے مختلف مقامات پر مرکز بنا کر ریلیف کا کام شروع کیا ۔ جس کا نہ صرف حکومت بلکہ عوام پر بھی گہرا اثر ہے ۔ اور مشرقی پاکستان کے تمام اخبارات نے متفقہ طور پر ہمارے کارکنوں کی تعریف کی ہے ۔

ہمارے کارکنوں کی طرف سے جو کام کیا گیا تھا اس کی تفصیل یہ ہے ۔

(۱) دوائیاں اور ٹیکہ وغیرہ ۳۰۰۰۰ اشخاص کو دی گئیں ۔

(۲) دودھ ۴۰۰۰ اشخاص کو پلایا گیا

(۳) چاول ، دال ، نمک ، صابن کپڑے وغیرہ ۲۴۰۰۰ اشخاص کو دیا گیا ۔

ہمارے ریلیف سنٹروں میں کئی معززین گئے اور انہوں نے کارکنوں کے اخلاص اور کام کی تعریف کی ۔ مثلاً میرپور کالونی میں ریلیف منسٹر ہاشم الدین صاحب گئے اور اپنے ہاتھ سے مستحقین کو چاول تقسیم کئے ۔ اس کے علاوہ بنگلہ سنٹر میں مسٹر غلام قادر چوہدری ایم ۔ ایل ۔ اے گئے اور کارکنوں کی تعریف کی

حکام سے ملاقات

مندرجہ ذیل حکام کو مل کر ان کو سلسلہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئیں ۔ نیز سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا ۔

(۱) جناب شہاب الدین صاحب سابق گورنر بنگال

(۲) مسٹر امیر الدین صاحب

(۳) جناب مولوی فضل حق صاحب گورنر مشرقی پاکستان

(۴) جناب عبد الوہاب خان صاحب صدر کنسٹی ٹیوشنل دستور ساز اسمبلی

(۵) جناب مسٹر اطفار صاحب ہوم سکرٹری

(۶) جناب مولوی ابو الحسین سرکار صاحب وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان

(۷) چیف سکرٹری حکومت مشرقی پاکستان

(۸) بیگم صاحبہ امیر الدین صاحب

(۹) بیگم صاحبہ سید عزیز الحق صاحب

(۱۰) مسٹر ہاشم الدین صاحب منسٹر

لٹریچر برائے تقسیم جو مفت تقسیم کیا گیا ۲۰۰۰۰ ہزار

(۲) مہاشو سنگباد (بنگلہ) ۰۰۰ ہزار

(۳) اردو ٹریکٹ آمدہ از مرکز ۱۰۰۰

جلسے

اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر جلسے ہوئے

(۱) تاروا ۔ جس میں خود امیر صاحب مشرقی پاکستان اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب شریک ہوئے ۔

(۲) برہمن بڑیہ :۔ یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور دیگر مرکزی مبلغین وہاں شریک جلسہ ہوئے

جلسہ برکات خلافت

برکات خلافت کے متعلق مندرجہ ذیل مقامات پر کامیاب جلسے ہوئے ۔

ڈھاکہ ۔ نرائن گنج ۔ تیج گاؤں اور برہمن بڑیہ وغیرہ

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس عرصہ میں سیرت النبی صلعم کے دو کامیاب جلسے ہوئے جن میں حکومت بنگال کے سابق وزیر مسٹر عزیز الحق صاحب اور مسٹر ابراہیم صاحب سابق جج ہائی کورٹ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے ۔ دونوں جلسے بہت کامیاب ہوئے ۔ مقامی اخبارات نے بھی ہمارے جلسہ کی خبروں کو نمایاں طور پر شائع کیا ۔

جلسہ بہ سلسلہ پیشگوئی مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں تین کامیاب جلسے ڈھاکہ ۔ نرائن گنج ۔ اور برہمن بڑیہ میں منعقد کئے گئے ۔ جن میں غیر احمدی تعلیم یافتہ معززین بھی شریک ہوئے ۔

فتنہ منافقین اور جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان

مرکز سے جب فتنہ منافقین کے متعلق معلوم ہوا ۔ تو مکرم امیر صاحب کی زیر ہدایات جماعتوں کو باخبر رکھنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ تمام جماعتوں نے خلافت کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا اظہار فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کو بڑھائے ۔

یہ رپورٹ نامکمل رہے گی ۔ اگر لجنہ اماء اللہ کی تبلیغی جدوجہد اور خدمت خلق میں حصہ لینے کا ذکر نہ کیا جائے ۔ لجنہ اماء اللہ کی متعدد ممبرات پردہ کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے نارائن گنج ۔ ڈھاکہ تیج گاؤں وغیرہ علاقہ میں جا کر فریضہ تبلیغ ادا کرتی رہیں ۔ اور لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کی طرف سے حکومت کے ریلیف فنڈ میں مبلغ ۵۰۰/- روپے کی امداد کی ۔ جس کا بیگم صاحبہ مسٹر امیر الدین سابق گورنر مشرقی بنگال نے شکریہ ادا کیا ۔ نیز ہماری بہنوں نے ہزاروں مستورات میں کپڑے اور دودھ وغیرہ بھی تقسیم کئے ۔

حال ہی میں امسال مقامی لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ نے اپنا پہلا پبلک جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا ۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب ہوا ۔ بیگم صاحبہ سید عزیز الحق صاحب نے اس جلسہ کی صدارت کی ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

کیا غیر مبایعین نے کبھی مبایعین کے اقلیت میں ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا ؟

(از مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس)

ایک پڑھے غیر مبایع اپنے مکتوب میں جو انہوں نے چیمہ صاحب کے مضمون کے جواب میں میرے مضمون کی قسط اول پڑھ کر مجھے لکھا ہے دریافت کرتے ہیں ۔

"ہماری اکثریت کا دعوےٰ آپ نے کب اور کہاں لکھا ہوا پڑھا ہے ۔ ہمیں تو اپنی اقلیت پر فخر ہے"

اس سوال سے ظاہر ہے کہ جس کثرت پر غیر مبایعین کو ناز تھا ۔ وہ کثرت اتنی حقیر اقلیت میں تبدیل ہو چکی ہے کہ اب وہ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے کہ کبھی وہ جماعت مبایعین کو قلیل اور غیر مبایعین کو کثیر بتایا کرتے تھے ۔ اسی لئے وہ یہ دریافت کرتے ہیں ۔ کہ انہوں نے یہ بات کب کہی تھی ۔ اور کہاں لکھی ہے ۔ لیجئے ہم اس کا پورا پتہ دے دیتے ہیں ۔

پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں مولانا غلام حسن خان صاحب (جو بعد میں جماعت مبایعین میں شامل ہو گئے تھے) شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ مولوی صدر الدین صاحب ۔ سید محمد حسین شاہ صاحب ۔ مولوی محمد علی صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شائع ہوا تھا ۔

"کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ مسیح موعود کی جگہ آج خلیفہ ثانی کا نام تجویز کیا جاتا ہے خلیفہ اول کہاں گیا ۔ اور کیوں وہ بات جو خلیفہ اول کے لئے جائز نہ تھی ۔ حالانکہ ساری قوم ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی آج ایک ایسے خلیفہ کے لئے جائز ہو گی ۔ جس کو ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے ۔ ہم اس اعلان کے ذریعہ سے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں ۔ اور خدا کے نزدیک بری الذمہ ہیں ۔"

(پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء کالم ۳)

خط بھیجنے والے غیر مبایع دوست خط کشیدہ الفاظ بغور پڑھ لیں ۔ پھر فیصلہ کریں کہ کیا اکابر غیر مبایعین نے مبایعین کی جماعت کا بمشکل بیسواں حصہ قرار دیا تھا ۔ یا نہیں ؟ اور بیسواں حصہ اقلیت ہوتا ہے یا اکثریت ؟

جو لوگ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں ہم جماعت احمدیہ کا رکن نہیں سمجھتے

جماعت ہائے احمدیہ کی متفقہ قرار دادیں

رسالپور چھاؤنی

جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی کا اجلاس مورخہ ۲/۱۱/۵۶ بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ جماعت ہائے احمدیہ ربوہ۔ لاہور۔ سرگودھا راولپنڈی نے منافقین کے بارہ میں جو قرار داد پاس کی ہیں۔ جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی ان کی پوری طرح تصدیق کرتی ہے۔ منافقین کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور وہ اپنے عمل سے جماعت احمدیہ سے خارج ہو چکے ہیں

غلام حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور

چک ۳۰۶ گ۔ب

جماعت احمدیہ چک ۳۰۶ گ۔ب جڑانکی نو چک ۳۱۲ گ۔ب ضلع لائلپور نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے قبل از نماز جمعہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۶ء کو پاس کیا۔

(۱) جماعت احمدیہ چک ۳۰۶ گ۔ب ضلع لائلپور پورے یقین اور وثوق سے اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ ہمارے پہلے ریزولیوشن کے مطابق چونکہ یہ منافقین اپنے اقوال اور افعال سے جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے کھلم کھلا بغاوت اختیار کر چکے ہیں اس لئے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ہم ان تمام اشخاص کو جن کے نام نے کر صدر انجمن احمدیہ ربوہ و جماعت لاہور نے ریزولیوشن پاس کئے ہیں جماعت مبایعین سے خارج سمجھتے ہیں اور ہم اپنے واجب الاطاعت پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں کہ اول تو ان میں سے کسی کا اس دور افتادہ جگہ میں آنا ممکن نہیں لیکن اگر بالفرض ان میں سے کوئی یہاں آئے تو ہم ہرگز ان سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے اور نہ ہی یہ ہماری جماعت کے ممبر بن سکیں گے۔

محمد اقبال حسین سیکرٹری مال چک ۳۰۶ ج۔ب ضلع لائلپور۔

خوشاب

مورخہ ۲/۱۱/۵۶ کو بعد نماز جمعہ باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ خوشاب جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ کی اس قرارداد سے کلی طور پر متفق ہیں کہ جن گیارہ اشخاص نے جماعت کے قواعد و ضوابط کی پابندی نہیں کی۔ بلکہ جماعت احمدیہ میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی ہے انہوں نے جماعت احمدیہ سے خود ہی لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اس لئے وہ جماعت کے فرد نہیں ہیں اور ہم ان کو جماعت احمدیہ کی رکنیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ حضور ان کو جماعت احمدیہ سے خارج فرمائیں۔

عبد الکریم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب

کالا گوجراں

ہم ممبران جماعت احمدیہ کالا گوجراں متفقہ طور پر اپنے اس مستحکم ایمان اور یقین کا اظہار کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق اور آپ کے حقیقی جانشین اور خلیفہ برحق ہیں اور آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو اکناف عالم تک پہنچایا اور مشکل سے مشکل لمحات میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی نصرت اور تائید فرمائی۔ ہمارا یہ کامل ایمان اور یقین ہے کہ جو فتنہ موجودہ وقت میں کھڑا کیا گیا ہے اس میں بھی اللہ تعالےٰ منافقین کو ناکام کرے گا اور جماعت کو آپ کی قیادت میں مزید ترقیات عطا فرمائیگا اور اپنی نصرت و تائید سے نوازے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ کالا گوجراں حضور کے ساتھ اپنی کامل وفاداری اور اطاعت کا عہد کرتے ہیں اور جملہ منافقین سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور انہیں جماعت سے خارج سمجھتے ہیں۔

میاں احمد دین زرگر کالا گوجراں

بھینو والی

جماعت احمدیہ بھینو والی ضلع سیالکوٹ کا بتاریخ ۲۶/۱۰/۵۶ عام اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔ ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ اسلام کی ترقی اور غلبہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے۔ اس لئے خلیفہ وقت کی بیعت اور اطاعت ہر احمدی پر واجب ہے۔ جو اشخاص خلیفہ وقت کی اطاعت سے قولاً یا فعلاً منحرف ہو کر سلسلہ کے اندر بغاوت اور سرکشی کرنے والے ہیں وہ نہ ہماری جماعت کے ممبر ہیں اور نہ کبھی ہمارے نمائندے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم تمام ان اشخاص سے جن کے خلاف جماعت لاہور اور ربوہ نے ریزولیوشنز پاس کئے ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکساران ممبران جماعت احمدیہ بھینو والی ضلع سیالکوٹ

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ حالیہ فتنہ کے منافقین سے قطعی لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنے اعتقادات کے لحاظ سے عمل اور رویہ کے لحاظ سے جماعت احمدیہ سے کلی طور پر علیحدگی اختیار کر لی ہے محض منافقت اور شرارت پیدا کرنے کی غرض سے اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ حالانکہ اب انہیں قطعاً کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے آپکو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر سکیں۔

جماعت احمدیہ لاہور و ربوہ نے علیحدہ علیحدہ ریزولیوشن پاس کر کے اپنی قطع تعلقی کا اظہار کیا ہے اور حضور اقدس نے ازراہ کرم ان کی تصدیق فرمادی ہے۔

جماعتہائے احمدیہ شیخوپورہ بھی یہ فیصلہ کرتی ہیں کہ یہ افراد جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کے کسی جماعت کے ممبر اور عہدیدار نہیں ہو سکتے حضور سے استدعا ہے کہ اس فیصلہ کی منظوری عطا فرمائی جائے

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ یہ بھی استدعا کرتی ہیں کہ حضور ان افراد کو جماعت سے خارج فرمائیں تاکہ جماعت ان کے فتنہ سے محفوظ رہے۔

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ حضور کی خلافت پر کامل ایمان رکھتی ہیں اور حضور اقدس سے کامل وفاداری کا اقرار کرتی ہیں

محمد انور حسین امیر جماعتہائے احمدیہ شیخوپورہ

جماعت احمدیہ چنیوٹ

محمد حیات تاثیر نے اپنی مستقل رہائش کے لئے چنیوٹ میں ایک مکان الاٹ کرایا ہوا ہے اور رخصتوں میں چنیوٹ آیا کرتا ہے اپنے عقائد صحیحہ دربارہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منحرف ہو چکا ہے اس لئے جماعت احمدیہ چنیوٹ متفقہ طور پر اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ مسمی محمد حیات تاثیر اب ہماری جماعت کا ممبر نہیں رہا۔ لہذا جماعت احمدیہ چنیوٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت والا میں گذارش کرتی ہے کہ اس قرارداد کو منظور فرمایا جاوے۔ تاکہ آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے

ممبران جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ بذریعہ مرزا محمد شریف بیگ امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

قلمی معاونین کی خدمت میں ضروری گذارش

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر امسال بھی الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا جو ٹھوس دینی علمی مضامین کے علاوہ تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔ اہل قلم حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نمبر کو کامیاب بنانے میں قلمی معاونت فرمائیں۔ خاص نمبر کے مضامین یکم دسمبر ۱۹۵۶ء تک دفتر الفضل میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱) برادرم نذیر احمد صاحب کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی فضل دین صاحب لائلپوری نے محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد مولا داد صاحب سکنہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ سے پڑھا۔

(۲) برادرم مختار احمد صاحب کا نکاح مبلغ دو صد روپیہ مہر پر مکرم مولوی فضل دین صاحب لائلپوری نے محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری کھیوں صاحب سکنہ چک ۱۶۷ ر.ب شیر ربدہ ضلع لائلپور کے ساتھ پڑھا۔ احباب سے ان ہر دو نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد المجید چک ۱۳۲ لائلپور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۷۷: میں ابوالمبارک بہادر حسینی ولد میاں خیرالدین صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ پنشنر عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل قادیان حال پسرور ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری پنشن ۷۹/۹/- ماہوار ہے۔ تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

۲۔ میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو ۷ کنال ۵ مرلہ زمین کلیم فارم کی بنا پر ملی تھی۔ جو ان کی وفات کے بعد ان کا جائز وارث ہونے کی وجہ سے میرے نام انتقال ہوئی اس کی پیداوار کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

۳۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو کتب میرے پاس ہیں۔ ان کی قیمت و مالیت قریباً ۱۲۵/۰ روپے ہے۔

۴۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک پرانی سائیکل ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۴۰ روپے ہے

۵۔ میرے گھر میں ایک بھینس ہے اور دو کٹیاں ہیں یہ حقیقت میں میری بیوی کی ہے۔ جو اس نے اپنے مہر میں مجھ سے حاصل کی ہے۔

۶۔ میرے دو مکانات دارالفضل محلہ دارالفضل غربی قادیان ضلع گورداسپور میں ہیں جن پر میرے قریباً ۲۳۵۰/۰ روپے خرچ ہوئے تھے۔ اگر یہ میری زندگی میں مجھے مل گئے تو یہ وصیت ان کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری جائداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقوم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: ابوالمبارک بہادر حسینی بقلم خود
گواہ شد: قاسم الدین بقلم خود امیر جماعت ہائے سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد شریف ولد چوہدری دین محمد مدرس گورنمنٹ ہائی سکول پسرور

نمبر ۱۴۴۷۶: میں اللہ جوڑیا خاں ولد رحیم ڈنڈ خاں قوم مسن پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مسن ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جو اراضی ۳۰ گھنٹہ ۹ ایکڑ جس کی قیمت ۳۹۰۰/- انتالیس صد مبلغ اور رہنی جگہ (۸۰۰) آٹھ صد مبلغ کل میزان (۴۷۰۰) سینتالیس صد مبلغ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں اس جائداد کا حصہ ادا کردوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا: اللہ جوڑیا خاں
گواہ شد: بشیر احمد فرزند موصی۔
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ولادت

مورخہ ۱۰/۱۱ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکا عطا کیا۔ احباب کرام سے نومولود کی درازیٔ عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار احمد دین از گکرالی
ضلع گجرات۔

موصی احباب کی خدمت میں

گذشتہ دو تین ماہ کے عرصہ میں مجھے یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ حصہ آمد کے بعض موصی اصحاب کو دفتر بہشتی مقبرہ کے خلاف مختلف قسم کی شکایات ہیں۔ تحقیقات کرنے پر ان شکایات میں سے بعض کو درست بھی پایا گیا ہے اور بعض غلط بھی ثابت ہوئیں۔ بعض معمولی قسم کی شکایات تھیں جن کا اثر موصی احباب کے حقوق یا حسابات پر نہیں پڑتا تھا۔ لیکن بعض ایسی اہم بھی تھیں کہ جو ان کے حسابات کی ابتری پر دلالت کرتی تھیں اور ان کی طرف سے اغماض اور بے اعتنائی کرنا بجائے خود زیادہ سخت شکایات کا موجب ہوکر قابل گرفت ہوسکتا تھا۔ ایسی شکایات کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ روزانہ ایک دو چار خطوط ایسے آجاتے ہیں جو اس قسم کی شکایات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس سے میں نے یہ سمجھا ہے کہ اگرچہ بعض حضرات نے اپنی شکایات لکھ دی ہیں۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ ان کے علاوہ بعض اصحاب اپنی شکایات کا اظہار کرنا بھی اپنی عادت اور طبیعت کے خلاف سمجھ کر خاموش ہوں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کی خدمت میں بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اگر ان کو بھی دفتر بہشتی مقبرہ کے خلاف کوئی شکایت ہو تو مہربانی فرماکر وہ مختصر طور پر مگر معین صورت میں مجھے مطلع فرمائیں کہ ان کو کیا شکایت ہے تاکہ حتی الامکان ان کی تلافی اور ازالہ کی کوشش کی جائے۔ اور اگر یہ میرے بس کی بات نہ ہو تو افسران بالا سے امداد کی درخواست کروں۔

شکایت اگر درست اور صحیح ہو تو زید کی ہو یا بکر کی۔ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اہم ہو یا غیر اہم۔ حسابات کے متعلق ہو یا انتظامی امور سے اس کا واسطہ ہو بہرحال وہ قابل توجہ اور لائق اصلاح ہے۔ اس لئے ہر قسم کی درست اور جائز شکایات کے بارے میں ہے جو موصی احباب کو اپنے چندوں کے حسابات کے بارے میں ہوں یعنی مثلاً۔

(۱) جتنا بجٹ انہوں نے اپنی کمی گذشتہ سال کی آمدنی کا دفتر کو لکھا تھا۔ دفتر نے از خود اس میں بے جا تصرف کرکے زیادہ یا کم بجٹ لکھ لیا ہو اور اس کے نتیجہ میں ان کے ذمہ غلط بقایا یا ان کا غلط فاضلہ نکالا گیا ہو۔

(۲) یا کسی میزانی غلطی سے سہواً ایسا ہوگیا۔

(۳) یا کوئی رقم انہوں نے اپنے چندہ وصیت کے حساب میں ادا کی ہو اور وہ ان کے حسابی کارڈ میں (جو موصی احباب کی خدمت میں سالانہ بھیجا جاتا ہے) درج ہو ایسی شکایات کی صورت میں شکایت کنندہ احباب کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ضرور دیں۔ جس کے ماتحت رقم انہوں نے خود یا مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائی ہو۔

(۴) یا یہ کہ انہیں سالانہ حسابی کارڈ ہی دفتر سے نہ پہنچا ہو اور اس وجہ سے انہیں اپنے حساب کی کیفیت سے آگاہی نہ ہو۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھیں کہ آیا خود انہوں نے اپنا "اصل آمد فارم" پُر کرکے دفتر کو بھیج دیا ہوا ہے کیونکہ اس فارم کے پُر ہوکر آنے کے بعد ہی سالانہ حسابی کارڈ تیار کرکے بھیجا جاتا ہے اس سے پہلے کسی صورت میں نہیں بھیجا جاسکتا۔

(۵) یا یہ کہ کوئی ایسی رقم ان کے حساب میں درج ہوگئی ہو۔ جو درحقیقت انہوں نے ادا نہیں کی بلکہ ان کے ہم نام کسی اور موصی کی رقم غلطی سے ان کے کھاتہ میں درج ہوگئی ہو۔ کیونکہ وصیت نمبر معلوم نہ ہونے کی صورت میں بھی بعض اوقات ایسی غلطی ہو جاتی ہے۔

(۶) یا یہ کہ ان کی ادا کردہ رقم بجائے حصہ آمد کے کھاتہ میں درج ہونے کے اُن کے حصہ جائداد میں درج ہوگئی ہو۔

(۷) یا حصہ جائداد کی رقم حصہ آمد میں شمار ہوگئی ہو یا ایسی ہی کوئی اور غلطی ہو جس کی زد ان کے حسابات پر پڑتی ہو۔

جو احباب اس قسم کی شکایات بھجوائیں ان کی خدمت میں یہ ضروری گذارش ہے کہ وہ اپنا نام وصیت نمبر، ولدیت اور خط وکتابت کا پتہ ضرور تحریر فرمائیں۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل یا عدم جواب دفتر کو معذور خیال فرمائیں۔

بالآخر امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ ہر ایک موصی اخبار الفضل کا خریدار نہیں ہے اور بعض موصی احباب خواندہ بھی نہیں ہیں اس لئے وہ اس اعلان کے مضمون سے اپنی جماعت کے ہر موصی دوست اور موصیہ عورت کو واضح طور پر اطلاع دئیے جانے کا مناسب انتظام فرماکر ممنون فرمائیں۔ اور اس طرح تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دعا

بندہ کی والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین

محمود اقبال ثمرؔ سابق سرحد

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم شائع ہو گئی!

تیسویں پارہ کی آخری جلد جو زیر طبع تھی وہ چھپ کر تیار ہو چکی ہے

کتاب مجلد ہے، ہدیہ چار روپے ہے۔ جو دوست اس روحانی خزانہ کو حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ کے دفتر سے حاصل کر لیں۔ چونکہ کتاب کا معتدبہ حصہ پہلے ہی ریزرو ہو چکا ہے ذرا سی سستی کرنے سے بھی آپ کے اس سے محروم رہ جانے کا امکان ہے

کراچی اور دیگر بڑے شہروں کی جماعتیں اکٹھی منگوائیں تو ان کو محصول ڈاک کی بچت ہو سکے گی۔ کیونکہ کتب ریلوے پارسل کے ذریعہ بھیجی جائیں گی۔

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

سلسلہ کتب اسلام کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی رائے

مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کا تصنیف کردہ سلسلہ کتب اسلام دیرہوئی قادیان سے مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مرحوم نے شائع کیا تھا اور ان کتب نے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا تھا۔ کیونکہ یہ نہ صرف بچوں کے لئے مفید ثابت ہوا بلکہ بڑی عمر والوں نے بھی اس سے استفادہ کیا۔

یہ سلسلہ کتب جن میں اسلامی مسائل اور تاریخ کے علاوہ احمدیت کے خصوصی مسائل بھی شامل ہیں۔ اب دوبارہ سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب شائع کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مہاشہ صاحب کو وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی توفیق بخشی ہے

خدا تعالےٰ اسے ہر رنگ میں مفید بنائے۔ امید ہے ان مفید کتب کے سٹ سے کوئی گھر خالی نہیں رہے گا۔

(حضرت صاحبزادہ) مرزا شریف احمد (صاحب) ایڈیشنل ناظر ارشاد و اصلاح ربوہ)

قیمت سٹ اوّل } اسلام کی پہلی کتاب ۱۲؍ اسلام کی دوسری کتاب ۸؍ اسلام کی تیسری کتاب ۱۰؍ کل ۱۴؍
مگر ان تینوں کے یکجائی خریدار سے صرف ایک روپیہ قیمت لی جائے گی۔

قیمت سٹ دوم } اسلام کی چوتھی کتاب قیمت ۱۱؍ اسلام کی پانچویں کتاب قیمت ۱۱؍ کل قیمت ۱۴؍ دونوں کے یکجائی خریدار سے صرف ایک روپیہ قیمت لی جائے گی۔

ملنے کا پتہ

احمدیہ کتابستان دوکوٹہ ضلع جھنگ

غیر ملکی وظائف

برما آئل کمپنی کی طرف سے مندرجہ ذیل مضامین کے لئے یوکے میں ٹریننگ کے وظائف کا اعلان ہوا ہے۔

۱۔ چار سالہ وظیفہ برائے ڈینٹسٹری۔ شرط۔ میڈیکل گریجوایٹ۔ ڈینٹسٹری کے منظور شدہ ہسپتال میں سہ سالہ تجربہ۔ (۲) دو سالہ وظیفہ مکینیکل انجینئرنگ (۳) دو سالہ وظیفہ الیکٹریکل انجینئرنگ (۴) دو سالہ وظیفہ جیالوجی۔ شرط جیالوجی میں اچھی ڈگری۔ (۵) دو سالہ وظیفہ اکاؤنٹنسی۔ شرط فرسٹ کلاس آنرز معہ ڈگری عمر ۲۱ تا ۲۵ اکو ۲۰-۳۰ آنے جانے کا کرایہ اور رہائش و تعلیم کا معقول انتظام ہوگا۔

فارم درخواست و دیگر کوائف کے لئے سیکرٹری برما آئل کمپنی (پاکستان ٹریڈنگ) لمیٹڈ سکالرشپ کمیٹی۔ ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ ایسٹ پاکستان۔ نیو سکرٹریٹ بلڈنگ۔ رمنہ۔ ڈھاکہ کو لکھیں درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۰/۱۲/۵۶ (ڈان ۹/۱۱/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

حافظ محمد حسین صاحب چیمہ کے مضمون پر ایک نظر (بقیہ صفحہ ۴)

بہرحال چیمہ صاحب اگر "پیغامی" نام کو نامناسب اور باعث اشتعال قرار دیتے ہیں تو وہ مذکورہ دونوں ناموں میں سے جس کو چاہیں پسند کر لیں ہم انہیں اسی نام کے ساتھ خطاب کریں گے۔ ہمیں انہیں اشتعال دلانا ہرگز مد نظر نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتے کہ ان پر اسوقت تو "دیگراں را نصیحت اور خود میاں فضیحت" کی مثل پورے طور پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ اسی مضمون میں انہوں نے ہماری جماعت کو "قادیانی" نام سے یاد کیا ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو "قادیانی" کہنا واقعات رو سے بھی غلط ہے اگر وہ کہیں کہ ہم اس وجہ سے آپ کی تمام جماعت کو قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ قادیان کے رہنے والے تھے تو وہ اپنے لئے بھی یہی لفظ استعمال کریں کہ انہوں نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس زمرہ میں شامل ہیں جن کا ذکر آیت اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم میں کیا گیا ہے وہ لوگ جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں مگر خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ ایک فارسی شاعر نے خوب کہا ہے

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا ہے اس لئے حافظ محمد حسین صاحب کو چاہیئے کہ وہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا نظیر بننے کی کوشش نہ کریں اور نہ اس کے نقش قدم پر چلیں۔

درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزم ظہور احمد شاہ بی۔ ایس سی کا ایک محکمانہ انٹرویو چند یوم تک ہونے والا ہے احباب جماعت اس کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دین و دنیا کی تکالیف دور فرما کر حسنات دینی و دنیوی سے بہرہ ور فرمائے آمین

حکیم عبدالرحمن شاہ ربوہ